رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت مینجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے (ـ۸؎) روپیہ

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب!!

جلد ۱ | ۱۶۔ مئی ۱۹۱۴ء۔ مطابق ۱۹۔ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ۔ بروز ہفتہ | نمبر ۴۹ الف

مدینۃ المسیح

حضرت مولی المومنین کی طبیعت کل ناساز تھی۔ درس قرآن بھی نہ دے سکے۔ آج نسبتاً آرام ہے۔ حضور کے مولود مسعود کا آج عقیقہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ نام

مبارک احمد

رکھا ہے۔ فصدق اللہ العظیم بنزل منزل المبارک

(ب) خلافت کی ڈاک میں کئی غیر احمدیوں کے خطوط مشتمل بر درخواست بیعت آرہے ہیں۔ اللھم زد فزد۔

(ج) میر صاحب عبد سفر پر ہیں منشی خادم حسین و شیخ محکم دین صاحب کلکتہ

(۲) ماسٹر عبد الرحیم صاحب جرنلسٹ اور سردار محمد یوسف صاحب تبلیغ کیلئے باہر گئے ہیں۔ غالباً جھانسی کیطرف۔

یہ معلوم کرنا موجب مسرت ہے کہ لاہور میں مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کا درس قرآن بہت لطیف ہوتا ہے۔ اور حاضرین کی تعداد اسقدر ہوتی ہے۔ کہ کسی کھلی جگہ کے حصول کی فکر میں ہیں حالانکہ صرف ۲۵ آدمی

تازہ خبریں

(لنڈن ۱۳۔ مئی) گذشتہ ہفتہ ہانگ کانگ میں پلیگ کے ۲۱۵ کیس ہوئے۔

(وکٹوریہ برٹش کولمبیا ۱۳۔ مئی) جاپانی سٹیمر کوماگا ٹومارو ایک ہفتہ کے اندر چھ سو ہندوستانیوں کو لے کر یہاں پہنچا چاہتا ہے۔ عام رائے کسی شخص کو بھی ساحل پر اترنے کی اجازت دیئے جانے کے خلاف ہے۔

(لنڈن ۱۳۔ مئی) آج شام کو الڈر شاٹ میں دو فوجی آلات پرواز باہم ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ کپتان اور اسکا ہمراہی سخت مجروح ہوئے۔

سٹیمر ٹورٹ ہل ساؤتھ ولڈ کے پرے الٹ گیا۔ ایک آدمی بچا لیا گیا۔ ۱۴ مفقود الخبر ہیں۔

(لنڈن ۱۱۔ مئی) ہوس آف کامنز میں بجٹ پر بحث کے دوران میں مسٹر لایڈ جارج نے تحریک کی۔ کہ تین سو پونڈ تک ایک شلنگ اور تین سو سے پانچسو پونڈ تک ایک شلنگ ۳ پنس شرح رکھی جائے۔ اس رعایت سے بجٹ کو ۷۰۰۰۰۰ پونڈ سالانہ کا نقصان پہنچیگا۔

(واشنگٹن ۱۴۔ مئی) برٹش سفیر کو گواڈالاجارا کے نائب قونصل کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ دو انگریزوں کو جنکا نام وئیر و بیدلی تھا۔ مفسدوں نے نقرۂ انیٹیں تلاش کرنے کے دوران میں مار ڈالا۔ اور ہولناک طور پر اعضاء قطع کر دیئے۔

(لنڈن ۱۱۔ مئی) آئرلینڈ کے سالانہ اخراجات بمقابلہ آمدنی کے ۱۲۷۵۰۰۰ پونڈ زائد تھے۔

کلکتہ کے تازہ طوفان سے فورٹ ولیم (کلکتہ) کے بے تار کے سٹیشن کو سخت نقصان پہنچا۔

حضور وائسرائے کی قانونی کونسل کا اجلاس ستمبر کے دوسرے ہفتہ میں شملہ میں ہوگا۔

میڈیکل کالج لاہور کے جن طلباء کو سٹرائک میں حصہ لینے کی وجہ سے سزائیں ہوئی تھیں۔ ان کو لوکل گورنمنٹ کی طرف سے عرضداشت کا جواب ملا ہے۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر پرنسپل کالج کے حکم میں مداخلت کی کوئی وجہ نہیں دیکھتے۔

ٹریفک سپرنٹنڈنٹ آسام بنگال ریلوے نے حکم دیا ہے کہ نیز کسی جرم کی زنانہ گاڑی کیساتھ کی مردانہ گاڑی میں عورت کے ساتھی کے سوا کوئی نہیں بیٹھ سکیگا۔

ملک کے بہت بڑے حصے کا موسم غیر معمولی طور پر سرد ہے۔

باہتمام منشی غلام رسول مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر کیلئے شائع ہوا۔

الاخبار والآراء

[illegible]

شیخ محمد اعظم صاحب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ حضرت خلیفۂ ثانی کی بیعت بھی کر چکے ہیں مکہ معظمہ میں رہتے ہیں۔ آجکل قادیان میں تشریف رکھتے ہیں۔ وہ رمضان شریف سے پہلے واپس جانے والے ہیں۔ ان کی خواہش ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب نیابتاً حج کرانا چاہتے ہوں۔ تو وہ بڑی خوشی سے اس خدمت کو بجا لائیں گے۔ خط و کتابت بذریعہ دفتر الفضل کر کے فیصلہ کر لیں۔ مگر بہت جلد۔ جو دوست اصالتاً جائیں۔ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی چٹھی دکھا کر ان سے ہر طرح کی مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

وہ یہ امر بھی پیش کرتے ہیں۔ کہ مکہ معظمہ میں ایک رباط احمدیہ بن جائے۔ تو احمدی آزادی سے اس میں اپنے اغراض کی اشاعت کر سکیں۔ یہ امر زیر غور ہے۔

انجمن احمدیہ [illegible]

(۱) پریذیڈنٹ راقم نصر اللہ خان۔ (۲) سیکرٹری سید میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ (۳) اسسٹنٹ سکرٹری۔ منشی امیر دین صاحب (۴) محاسب منشی عبداللہ انگلش کلرک ڈویژنل کورٹ۔ (۵) امین مولوی فیض الدین امام جامع مسجد روپیہ بدستور معرفت انجمن ضلع بھیج دیا جایا کرے۔

یوروپ کی آبادی

حال کی مردم شماری سے کل یوروپ کی آبادی ۴۴۴ ملین (تیتالیس کروڑ چالیس لاکھ) ہوتی ہے۔ ملک کی آبادی کا نقشہ حسب ذیل ہے۔

روس ۱۱ کروڑ ۷۰ لاکھ — جرمنی ۶ کروڑ ۴۰ لاکھ
آسٹریا ہنگری ۵ کروڑ ۱ لاکھ — انگلینڈ ۴ کروڑ ۵۰ لاکھ
فرانس ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ — اٹلی ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ
ہسپانیہ ایک کروڑ ۹۰ لاکھ — بلجیم ۸۰ لاکھ
رومانیہ ۵۰ لاکھ — یوروپین ٹرکی پچاس لاکھ
ہالینڈ، پرتگال، سویڈن، بلغاریہ چالیس چالیس لاکھ۔ سرویہ ڈنمارک، یونان، ناروے، بیس بیس لاکھ یہ کل مردم شماری ہے۔

[illegible]

خبر ہے۔ کہ انگلینڈ میں بھونچال سے سخت تباہی ہوئی ہے۔ ۴۰-۵۰ کے قریب دیہات بالکل تباہ ہوگئے

ہیں۔ اور چند ایک گاؤں میں دیہاتیوں کو نقصان عظیم اٹھانا پڑا ہے۔ بہت سے آدمی ابھی تک مکانوں کے نیچے دبے پڑے ہیں ؏

دیا سلائی

۱۸۳۰ء میں برینڈز نامی سائنسدان نے فاسفورس دریافت کی تھی۔ اس کے سات سال بعد ہمبرگ واقع جرمن سے تھوڑی سی فاسفورس چارلس دویم کے پاس بطور ایک حیرت انگیز تحفہ کے لائی گئی۔ دیا سلائیوں میں اس کا استعمال ۱۸۳۳ سے شروع ہوا۔ اب ہمبرگ کا ایک کارخانہ ہر سال ۴۰ ارب دیا سلائیاں تیار کرتا ہے ؏

بنگال میں خودکشیاں

ایک برہمن لڑکی کے والدین کو اس کی شادی کے متعلق تنگ کیا جا رہا تھا۔ لڑکی نے ان تمام جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کیلئے تیل اور آگ سے خودکشی کرنی چاہی۔ مگر ناکامیاب رہی۔ اور بچ گئی۔ اتوار کے تمام دن بیچاری درد سے لاچار رہی۔ اور آخر شام کے ساڑھے پانچ بجے مر گئی۔ کوئی اسلامی تعلیم سے بنگالیوں کو آگاہ کرے۔ اور انہیں سمجھائے ؏

مقدمہ سازش دہلی

مجسٹریٹ نے ذیل کے ملزمان پر فرد جرم لگایا امیر چند۔ منولال۔ بسنت کمار بسواس۔ بلراج۔ بالمکند خوشی رام۔ چرن داس۔ رگھبیر شرما۔ دہنونت سہائے کو قتل کی سازش میں زیر دفعہ ۳۰۲ اور دفعہ ۱۲۰ الف تعزیرات ہند۔ امیر چند اور اودھ بہاری زیر دفعہ ۴-۵-۶ ای۔ایس اے (ایکٹ مادہ آتشگیر) اور بالمکند۔ بسنت کمار بسواس پر بھی اسی ایکٹ کے ان ہی دفعات کی رو سے خود بمب اپنے قبضہ میں رکھنے کے جرم میں اور بسنت کمار بسواس اور اودھ بہاری پر مذکورہ بالا فرد جرم کے علاوہ لاہور میں چپڑاسی کے بمب سے قتل کئے جانے کے جرم میں مزید فرد جرم لگایا گیا ؏

اودھ بہاری۔ امیر چند بالمکند اور بلراج پر زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند لبرٹی کے پرچے تقسیم کرنے کے الزام میں فرد جرم لگایا گیا اور دہنونت سہائے پر بھی یہی جرم عائد کیا گیا۔ جن ملزمان پر فرد جرم لگایا گیا۔ وہ دہلی میں سشن سپرد کئے گئے ہیں۔ اور ان کے علاوہ جن ملزمان نے لاہور میں جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ ان کو لاہور میں سشن سپرد کیا گیا ہے اس کے بعد عدالت نے ملزمان یا ان کے وکلاء کو شہادتوں کی فہرستیں شامل مثل کرنے کے لئے حکم دیا ؏

تھوڑی بحث کے بعد ملزمان اور ان کے وکلاء نے درخواست کی۔ کہ جن ملزمان کے وکلاء حاضر نہیں ہو سکے۔ ان کو ایک ہفتہ تک مہلت دیجاوے۔ مجسٹریٹ نے اسپر کوئی اعتراض نہیں کیا ؏

بتوں پر قہر ربانی

۹ مئی ۱۹۱۴ء کسی کو خواب و خیال بھی نہ تھا۔ کہ آنا فانا میں قہر الٰہی اس سبز ملک ٹے پر ٹوٹ پڑیگا۔ ایک ہی منٹ کے اندر چار اونس کا گولا اس زور و شور سے پڑنے لگا۔ کہ بیٹھے ہوئے اٹھ نہ سکے۔ اور کھڑے ہوئے بھاگ نہ سکے۔ اولوں کی وہ بھرمار تھی۔ کہ جس کے تکا۔ اسکو چھٹی کا دودھ یاد آیا۔ ۲۵ منٹ بڑے زور شور سے اولوں کی بارش ہوئی۔ جس میں پانی کی بوند تک نہ تھی۔ زمین مرغی کے انڈوں سے بڑے اولوں سے بھری ہوئی نظر آتی تھی میوہ دار درخت میووں سے لدے ہوئے چشم زدن میں موسم خزاں کا شکار بن گئے۔ لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوا۔ ہزاروں مچھلیاں اس قہر الٰہی کا شکار ہوئیں۔ جن پر اولوں کا نشان برابر تھا۔

فساد میکسیکو

جوریز ۱۱ مئی۔ ٹمپیکو میں سخت خونریز لڑائی جاری ہے۔ تیل کے بعض کنوئیں جل رہے ہیں۔ اور تمام شہر میں آگ لگی ہوئی ہے۔ انگریزی جہاز ایسکس بسرعت تمام ٹمپیکو کی طرف جا رہا ہے۔

ہوئرٹا کی طرف سے مصالحت کرانے والے قائم مقام ویرا کروز میں پہنچ گئے ہیں۔ جہاں سے وہ فوراً ایک جرمن جہاز عازم نیویارک پر سوار ہو گئے۔ اور اہل امریکہ کی خاطر تواضع قبول کرنے سے انکار کر دیا ؏

ایک حدیث نبوی کا علماء پر صادق آنا

ندوہ کی اصلاح کے لئے جلسہ میں ہندوستان کے نامور مولوی جمع ہوئے تھے۔ انھوں نے جلسہ میں جو اخلاق دکھائے وہ پیسہ اخبار لکھتا ہے۔ حاذق الملک بہادر نے باواز بلند فرمایا کہ حضرات ایسی حالت جو ہو رہی ہے مسلمانوں کیلئے نہایت شرمناک ہے پھر شمس العلماء مولوی ابوالخیر صاحب خان بہادر آئے۔ انھوں نے پیوند دار لہجہ میں فرمایا۔ ۱۰½ بج گئے۔ اور ہنوز کچھ کام نہیں ہوا۔ قسم خدا کی جلسہ کے حالات دیکھکر دل پاش پاش ہو گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ندوہ کی اصلاح ہو رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ علماء نائب رسول ہیں۔ عالم کی اہانت رسول اللہ کی اہانت ہے ایک ہی ریزولیوشن پر تین گھنٹے گذر گئے۔

حضرت صاحبؓ کے مولود مسعود کی خوشی میں

تمرۃ کتب یعنی وہ تین ضروری مضامین ضمیمہ الفضل ۹ مئی میں ریویو ہوا۔ بلکہ رفیق ایجنسی اپنی جملہ کتب چالیس روز تک نصف قیمت پر دیگی

یہ رعایت الفضل کے پرانے خریداروں کیلئے ہے اور جو جدید خریدار اس اخبار کے بنیں ان کو علاوہ نصف قیمت خرچہ وی پی بھی معاف ہے خریداری کیلئے نمبر خریداری لکھنا ہوگا۔ پتہ محمد رفیق ایجنسی کمرہ دہلی ؏

جنازہ غائب (۱) سماۃ امام بی بی زوجہ اللہ دتا زمیندار (۲) اللہ دتا کشمیری (۳) سماۃ تمر بی بی کے لئے احباب سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۸ - سورہ تحریم بقیہ رکوع دوم

گذشتہ سے پیوستہ

ڈالتے۔ لیکن ان کو مقابلہ کی راہ مل ہی جاتی - سیاست ہو یا تمدن - مذہبی مباحثہ ہو یا علمی گفتگو غرض کہ کسی قسم کا مقابلہ ہو۔ اللہ تعالیٰ تاریکی میں سے انکے لئے نور پیدا کر دیتا - اور وہ اپنے دشمن پر غالب آجاتے یہی معنے ہیں نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ کے یعنے وہ ٹھوکریں نہیں کھاتے تھے ٭

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وہ اس معاملہ میں بڑے حریص تھے۔ دنیاوی چیزوں کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے نور کی ان کو حرص تھی ٭

بعض لوگ ذرہ سی نیکی کرکے فخر کرنے لگتے ہیں چند دن نماز پڑھ کر خیال کرتے ہیں کہ ہمنے بڑا کام کیا۔ اب ہمیں اور کچھ کرنے کی ضرورت نہیں - میںنے ایک آدمی کو کہا کہ تم تبدیلی کرو تو وہ کہنے لگا۔ کہ کیا میں نیک نہیں ہوں - میںنے کہا زیادہ نیک بنو۔ لیکن اس کو میری یہ بات پسند نہ آئی - اور بار بار یہی کہتا رہا کہ کیا آپ مجھے بد سمجھتے ہیں - آخر اُسے ایسی ٹھوکر لگی - کہ اس کو قادیان چھوڑنا پڑا ٭

صحابہ ایسے تھے کہ اس نور پر جو کہ ان کو دیا گیا تھا۔ اکتفا نہیں کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ خدایا ہمیں اور زیادہ نور دو۔ اور زیادہ نور دو - دنیا دار لوگ دنیا کے لئے حریص ہوتے ہیں لیکن اللہ کے بندے دین کے لئے حرص رکھتے ہیں اور وہ ایسی تدابیر سوچتے ہیں جن سے اس نور میں ترقی ہو - اور

وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب اگر ہماری ترقی میں ہمارا کوئی گناہ روک ہے - تو اس کو ہٹا دے - اور ہم کو پوری ترقی عطا فرما کیونکہ تو ہر ایک بات پر قادر ہے - اور تو سب کچھ کر سکتا ہے ٭

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اے نبی کفار اور منافقین کا مقابلہ کرو - اور خوب سختی سے مقابلہ کرو - یہ جہنم میں جائینگے اور ان کے لئے یہ بہت برا ٹھکانا ہوگا ٭

سختی کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ظلم کرو بلکہ جس رنگ سے - جس طریق سے مقابلہ کریں اسی طرح ان کا مقابلہ کیا جاوے ٭

ہمیں آجکل لوگ لکھتے ہیں کہ فلاں آدمی نے یہ لکھا ہے - آپ اس کے جواب میں ایسا نہ کہیں - اور نرمی سے جواب دیں لیکن ہم کہتے ہیں کہ اس طرح فتنہ بڑھتا ہے ٭

خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین کے معاملہ میں ہرگز نرمی نہیں کرنی چاہیئے ٭

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ اللہ تعالےٰ کافروں کی مثال بیان فرماتا ہے - کہ نوح اور لوط کی بیویاں اگرچہ ہمارے نیک بندوں کے ماتحت تھیں لیکن انہوں نے خیانت کی - اسلئے ان کو نیک آدمیوں کے پاس رہنا کوئی فائدہ نہ پہنچا سکا اور ہمنے انکو کہا کہ جاؤ تم بھی جہنم میں رہو ٭

نوح علیہ السلام کی بیوی ان کو مجنون کہتی تھی اور لوگوں کو کہتی کہ - پاگل ہو گیا ہے - بعض کم عقل عورتیں ایسا کہہ دیا کرتی ہیں کہ میرا خاوند تو پاگل ہو گیا ہے اس کو کسی بات کی سمجھ ہی نہیں - اسی طرح لوط علیہ السلام کی بیوی کہتی تھی ٭

لوط علیہ السلام جب عذاب کے آنے کی وجہ سے اس جگہ کو چھوڑنے لگے - تو ان کو حکم ہوا تھا کہ پیچھے پھر کر نہ دیکھنا - بائبل میں لکھا ہے کہ ان کی بیوی نے پیچھے دیکھ لیا اس لئے وہ نمک کا کھمبا بن گئی - مگر میںنے ایک کتاب میں دیکھا ہے کہ حضرت لوط کی بیوی کا تعلق اپنے بھائیوں سے زیادہ تھا - اور وہ عذاب کی خبر سنکر باوجود ممانعت کے ان کے پاس اطلاع دینے کو گئی - اور آخر عذاب میں مبتلا ہو گئی ٭

اس ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ نوح علیہ السلام کی بیوی کی نسبت حضرت لوط کی بیوی نرم دل تھی - اس کا قصور اسی قدر بیان فرمایا ہے کہ کانت من الغابرین ٭

ان دونوں مثالوں سے یہ مراد ہے کہ کافر باوجود نیک ذرائع ہونے کے پھر بھی ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے - اور ہمارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی قدر نہیں کرتے - چونکہ نیک ذرائع کے موجود ہوتے ہوئے نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویوں نے اپنی اصلاح نہ کی - اسلئے وہ اپنے خاوندوں کے نبی ہونے کے باوجود بھی عذاب سے بچ نہ سکیں ٭

کفار کو بتایا ہے - کہ حضرت نوح اور لوط علیہما السلام کی صحبت سے جب ان کی بیویوں نے پورا فائدہ نہ اٹھایا تو خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہ سکیں بلکہ خدا تعالےٰ کے حضور مجرم قرار پائیں - اب اگر تم ہمارے نبی کی موجودگی میں پھر قرآن کریم کی موجودگی میں شرارت کروگے تو تم کو بھی ان کی موجودگی کچھ فائدہ نہ دیگی جب تک کہ ان کے احکام پر عمل نہ کروگے اور اپنی اصلاح نہ کروگے - اور تم بھی تباہ اور برباد ہو جاؤگے ٭

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویوں کی مثال کافروں کی تھی - اب اللہ تعالیٰ مومنوں کی مثال

فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ
مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ
الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ
رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ
وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ع

بیان فرماتا ہے۔ کہ فرعون اگرچہ شریر تھا۔ لیکن پھر بھی اُس کی بیوی دُعا کرتی رہتی تھی۔ کہ اے میرے رب میرے لئے جنت میں گھر بنا۔ اور فرعون اور اس کے کاموں سے بچا۔ اور ان شریر لوگوں سے بچا جو کہ فرعون کی قوم سے ہیں۔ یہ اگرچہ فرعون سے سخت بیزار تھی۔ اور اس سے رہائی کے لئے دعائیں کرتی تھی۔ لیکن پھر بھی اس کا تعلق فرعون سے تھا۔ اِس لئے اس کا یہ ایمان ادنےٰ درجے کا تھا۔ کیونکہ باوجود فرعون کو بُرا سمجھنے کے اُس نے اس سے قطع تعلق نہ کیا۔ لیکن مریم جو کہ عمران کی بیٹی تھی۔ اس نے اپنے سُوراخوں کو محفوظ رکھا۔ اِسلئے ہم نے اس کی طرف اپنا کلام بھیجا۔ کیونکہ وہ اپنے رب کی فرمانبردار تھی۔ جو کچھ ہم نے اس کو کہا۔ اُس کی اُس نے تصدیق کی اور کیوں تصدیق نہ کرتی۔ جبکہ وہ فرمانبرداری کرنے والوں میں سے تھی ؞

فرج - سُوراخ کو کہتے ہیں یعنی مریم نہ زانیہ تھی نہ جھوٹ بولتی تھی نہ غیبت سُنتی تھی نہ بُری طرف نگاہ کرتی تھی

اِن دو عورتوں کو مومنوں کی دو قسموں سے مشابہت دیکر یہ جتلایا ہے۔ کہ ایک تو وہ مومن ہوتے ہیں جو دل سے نیک ہوتے ہیں اور خدا کی رضا بھی چاہتے ہیں۔ لیکن جس طرح فرعون کی بیوی ایک کافر کے ماتحت تھی اسی طرح کبھی وہ نفس امّارہ سے دب بھی جاتے ہیں۔ گو اس سے بچنے کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اُس درجہ سے جو مومن ترقی کرتے ہیں الٰہی منشا بہت حضرت مریم سے ہوتی ہے یعنی وہ بکلّی گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے تمام سُوراخوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اِن آیات کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مختلف کتب میں خوب کھول کھول کر دی ہے۔ غالباً کشتی نوح میں بھی کی ہے۔ چاہیئے کہ احباب وہاں سے مفصّل طور پر دیکھ لیں ؞

اِس جگہ اٹھائیسویں پارے کے نوٹ ختم ہوئے ؞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

۱۶ مئی سنہ ۱۹۱۴ء

خواجہ صاحب اور مسئلہ کفر

خواجہ کمال الدین صاحب ہی وہ پہلے بزرگ ہیں جنھوں نے کفر کا مسئلہ چھیڑ کر خدا کی پاک جماعت کے دو ٹکڑے کر دئے۔ ورنہ اس سے پہلے تمام احمدی باستثناء عبدالحکیم خان اسی ایمان پر قائم تھے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ یعنی ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے اور دعوت پہنچنے کی تشریح بھی آپ نے حقیقۃ الوحی میں خوب کر دی یعنی مامور آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے۔ (صفحہ ۱۶۵) اور خدا اپنے نبیوں اور مرسلوں کو اسقدر مہلت دیتا ہے۔ کہ دنیا کے بہت سے حصے میں ان کا نام پھیل جاتا ہے اور ان کے دعوے سے لوگ مطلع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ کے ساتھ لوگوں پر اتمام حجت کر دیتا ہے (صفحہ ۱۶۵) حضرت اقدس بھی خدا کے مرسلین میں سے تھے۔ اور اب فوت ہو چکے ہیں پس ضرور ہے۔ کہ وہ قبل از وفات آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے سچا ہونا ثابت کر چکے ہوں چنانچہ وہ لکھتے بھی ہیں۔ کہ ہمارے سلسلہ سے غیر ملکوں کے لوگ بے خبر نہیں۔ بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دور دراز ملکوں تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے ××× اور اسلامی بلاد کا کیا ذکر کریں (صفحہ ۱۶۷)

پس قبول کرنے والے کہیں بھی ہوں۔ وہ مسلمان نہیں اور بقول حضرۃ اقدس کسی کے کفر اور اس پر اتمام حجت کے بارے میں فرد فرد کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہیں۔ اس کا کام ہے جو عالم الغیب ہے ××× شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے۔ اس لئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ مواخذہ سے بری ہے۔ (صفحہ ۱۷۹) البتہ جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وہ مکذب اور منکر ہے تو گو شریعت نے جس کی بنا ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے۔ اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعہا قابل مواخذہ نہ ہوگا ہاں ہم اس بات کے مجاز نہیں۔ کہ ہم اس کی نسبت نجات کا حکم دیں۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ (صفحہ ۱۸۰)

پس اس سے یہ بھی واضح ہو گیا۔ کہ ہم جو کافر کہتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ ابدی جہنمی یا خدا تعالےٰ کی رحمت سے دور ہونا نہیں۔ یہ خدا کو علم ہے۔ البتہ ہم ہر نہ ماننے والے کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکاریں گے۔ اور اس سے وہ معاملہ کریں گے۔ جو کفار سے کیا جاتا ہے یعنی نہ اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ نہ اپنی لڑکی کا رشتہ دینگے۔ باقی رہی یہ بات کہ حضرت اقدس نے مسٹر فضل حسین بیرسٹر ایٹ لاء سے اپنی عمر کے آخری ہفتہ میں کلام فرماتے ہوئے یہ کیوں فرمایا۔ کہ جو ہمیں کافر نہیں کہتا ہم اسے ہرگز کافر نہیں کہتے۔ اسکا جواب ہے۔ کہ یہ صحیح ہے مگر سوال یہ ہے کہ کافر کون نہیں کہتا۔ اور کافر کہنے والا کون ہے۔ سو اس کا جواب بھی حضرت اقدس ہی کے الفاظ میں سنئے۔ یہ سوال حضرت اقدس کے حضور پیش ہوتا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی (صفحہ ۱۶۳)

> حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مومنوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں۔ صرف آپکے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا۔

اس کا جواب حضور مغفور یہ دیتے ہیں۔

> یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ (صفحہ ۱۶۳)

جس سے معلوم ہوا۔ کہ کافر کہنے والے صرف وہی نہیں جو یہ الفاظ بصراحت بولیں کہ مرزا غلام احمد (نعوذ باللہ) کافر ہے بلکہ وہ بھی ہیں۔ جو نہیں مانتے۔ یہ کیوں؟ اس کا جواب حضرت اقدس خود ہی دیتے ہیں۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا۔ کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا پر افتراء کرنے والا سب کافروں سے بڑھکر کافر ہے۔ یعنی ہر نہ ماننے والا (اسی وجہ سے[علہ] جس پر غور فرمائیے) دراصل حضرت مسیح موعود کو کافر کہتا ہے پس کہنے والا اور نہ ماننے والا خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے اور اسی سے تریاق القلوب کا حوالہ بھی حل ہوتا ہے کیونکہ اسی سوال میں یہ بھی درج ہے۔ کہ "آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں۔ کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔" تو آپ اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہ نہ ماننے سے براہ راست اگر کافر نہیں ہوتا۔ تو اس وجہ سے تو بالضرور کافر ہو جاتا ہے۔ کہ وہ نہ مان کر مجھے مفتری یعنی اکفر قرار دیتا ہے۔ یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں بنایا۔ بلکہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ میں آپ لکھتے ہیں۔ "سو جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ مجھے مفتری قرار دیکر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔" اور یہ بھی یاد رہے کہ تریاق القلوب میں حضرت اقدس نے نور ایمان مفقود ہو جاتا ہے فرمادیا۔ (صفحہ ۱۳۰) یعنی بے ایمان۔ اور بے ایمان اور کافر ایک ہی چیز ہے۔

اسپر سوال ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے صاف صاف کیوں نہ کہدیا۔ کہ میں نبی ہوں۔ اور نبی کا منکر کافر ہوتا ہے۔ سو اس کا جواب ہے کہ نبی ہمیشہ آسان راہ اختیار کرتا ہے جب آپ فرماتے کہ نبی کا منکر کافر ہوتا ہے تو آپ پر سوال کیا جاتا۔ کہ پہلے اپنا نبی ہونا تو ثابت کر لو۔ آپ نے ایسی راہ اختیار فرمائی۔ کہ جس سے وہ اپنے مسلمات کی بناء پر ہی کافر بن جائیں۔ اور اپنے منہ اپنے آپ پر فتوےٰ دیں۔ پھر کافر کہنے والوں کے ساتھ ان لوگوں کو بھی کافر ہی ٹھہرایا۔ جو خود کھلے کھلے الفاظ میں کافر تو نہیں کہتے مگر ان کافر کہنے والوں پر کفر کا فتوےٰ نہیں دیتے۔

یہ بات صرف حقیقۃ الوحی ہی سے ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس ڈائری پر غور کرنے سے بھی ظاہر ہوتی ہے جس کا خواجہ صاحب اکثر حوالہ دیا کرتے ہیں۔ دیکھئے صفحہ ۶ بدر ۲۴۔ مئی ۱۹۰۸ء اس شخص نے کہا۔ کہ جو کافر نہیں کہتے۔ ان کے ساتھ نماز پڑھنے میں کیا حرج ہے فرمایا۔ لا یلدغ المومن فی جحر واحد مرتین ہم خوب آزما چکے ہیں۔ کہ ایسے لوگ دراصل منافق ہوتے ہیں۔ ان کا حال ہے۔ واذا لقوا الذین امنوا الآیۃ اور اس گفتگو کے آخر میں فرمایا۔

> "جو ہمیں کافر نہیں کہتے۔ ہم انہیں بھی اسوقت تک ان کے ساتھ سمجھیں گے۔ (یعنی بزمرۂ کفار) جب تک کہ وہ ان سے اپنے الگ ہونے کا اعلان بذریعہ اشتہار نکریں۔ اور ساتھ ہی نام بنام یہ نہ لکھیں کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیح کافر سمجھتے ہیں"
> (بدر ۲۴۔ مئی ۱۹۰۸ء)

پس خواجہ صاحب بتائیے۔ کہ وہ کون لوگ ہیں جنھوں نے ابتک اس شرط کی تکمیل کی۔ اور یہ تو ڈائری ہے منہ بولے الفاظ بالکل بعینہٖ نقل کرنے میں شبہ ہو سکتا ہے۔ اسی شرط کو حقیقۃ الوحی میں حضور نے اپنے ہاتھ سے یوں لکھا ہے:

[علہ] یاد رہے۔ کہ جو احمدی کہے گا۔ کہ بعض آدمی ایسے بھی ہیں۔ کہ نہیں مانتے اور مفتری بھی نہیں کہتے تو وہ مسیح موعود کے کلام کی تکذیب کرتا ہے دیکھو آپ فرماتے ہیں۔ جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ یعنی نہ ماننے کی اصل جڑ مفتری جاننا ہے۔ ورنہ وہ بیعت کیوں نہیں کرتا۔ (۱۶۳)

اس بات کا سہل علاج ہے۔ کہ اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے۔ اور وہ منافق نہیں تو اُن کو چاہیئے۔ کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شایع کردیں۔ کہ یہ سب کافر ہیں۔ تب میں ان کو مسلمان سمجھ لوں گا۔ بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جائے۔ اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں۔ ورنہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار (صفحہ ۱۶۵)

جو پانچ نمبر میں نے لگائے ہیں۔ ان سے اور ۲۲۔ مئی کے بعد کی ڈائری کے اقتباس سے جو اوپر درج ہوا صراحت ظاہر ہے۔ کہ آپ کافر نہ کہنے والوں کو بھی اسوقت تک مومن و مسلمان نہیں سمجھتے۔ (دیکھو نمبر ۱ و ۳) بلکہ منافق سمجھتے ہیں (اور منافق کافر ہی ہوتا ہے۔ دیکھو نمبر ۲ و ۵) جب تک کہ وہ ہر مکفر کے نام کی تصریح کے ساتھ اسکو کافر نہ کہیں۔ اور پھر بعد اس کے وہ خدا کے کھلے کھلے معجزات کا منکر نہ ہو۔ کیا دنیا میں کسی ایسے مسلم کا وجود ہے؟ (میں آپ سے پوچھتا ہوں خواجہ صاحب!) جس نے ایک اشتہار ہر ایک مکفر مولوی کے نام کی تصریح کے ساتھ شایع کیا ہو۔ کہ یہ سب کافر ہیں۔ اور پھر ان سے کفار سا معاملہ کرے۔ اور اس کے بعد آپ نے اس کے آگے حضرت مسیح موعود کے کھلے کھلے نشانات پیش کئے ہوں۔ اور وہ مان گیا ہو۔ اور اس نے ان کی تکذیب نہ کی ہو۔ پھر اس نے اپنے حالات اور طرز عمل سے آپ پر واضح کردیا ہو۔ کہ ان نشانات کو مان لینے میں وہ نفاق سے کام نہیں لے رہا۔ کیا سواء احمدی کے کوئی اس شرط کو پورا کرسکتا ہے۔ یہ ہے مسئلہ کفر کی تشریح آپکے مسلک پر آپ کسی غیر احمدی کو مسلمان ثابت کردیں۔ (ان شرائط پر چل کر جو حضرت اقدس نے مقرر کیں۔) اب میں آپ کو دکھاتا ہوں۔ کہ حضرة اقدس نے صریحاً فتویٰ بھی دیا ہے۔ جو فرماتے ہیں حقیقة الوحی ۱۷۹۔

"کفر دو قسم پر ہے۔ اوّل ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ اور اُس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔ اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اسلئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں"۔ (صفحہ ۱۷۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہ ماننا اور مسیح موعود کو نہ ماننا ایک ہی قسم کے کفر میں داخل ہے۔ اس عبارت میں ان لوگوں کا بھی جواب ہے۔ جو مسیح موعود کے کافر کو صرف اس حصہ کا کافر بناتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل کئے۔ اور یہ جو حقیقة الوحی کا صفحہ ۱۲۰ پیش کیا جاتا ہے جس میں حضور فرماتے ہیں کہ ہماری طرف سے مسلمانوں کی تکفیر میں سبقت نہیں ہوئی۔ یہ صحیح ہے۔ کوئی نبی بھی اپنے دعویٰ کے ساتھ ہی اپنی امت کے افراد کو کافر قرار نہیں دیتا۔ بلکہ نبی دعویٰ کرتا ہے۔ پھر جو انکار کرتا ہے۔ وہ کافر کہلاتا ہے۔ جو مانتا ہے وہ مومن بنتا ہے۔ حضرت اقدس نے سبقت نہیں کی۔ بلکہ لوگوں نے آپ کو نہ مانا۔ اور اس طرح پہ آپ کو کافر کہا۔ یا کھلے لفظوں میں آپ پر کفر کا فتویٰ دیا۔ یا کفر کا فتویٰ دینے والوں کا ساتھ دیا۔ اور ان سے بذریعہ اشتہار انقطاع کا اعلان نہ کیا۔ یہ سب لوگ اپنے فعل کی وجہ سے خود ہی کافر ہوئے ہمیں کفر کا فتویٰ دینے کی کیا ضرورت تھی۔ اور یہ جو خواجہ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ حضور مغفور نے تریاق القلوب میں فرمایا۔ "جب اُس نے مجھے کافر کہنا چھوڑ دیا پھر تو میرا مذہب بھی یہی تھا۔ کہ میں اُسے کافر نہیں کہہ سکتا۔" یہ حوالہ مجھے نہیں ملا۔ اگر ہو تو بھی مندرجہ بالا تشریح سے کسی کسی پہلو سے فتوے کے نیچے ہوگا ✽

مختصر نوٹ

اسلام میں کوئی فرقہ نہیں

خواجہ صاحب لنڈن سے لکھتے ہیں۔ اسلام میں کوئی فرقہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشگوئی فرماتے ہیں۔ "وتفترق امتی علی ثلث و سبعین کلھم فی النار الا ملت واحدة"۔ میری امت ۷۳ فرقے ہوگی۔ سب کے سب دوزخ میں سوا ایک فریق کے۔ یہ ملت واحدت کون ہے اس کے جواب میں فرمایا۔ ما انا علیہ واصحابی۔ اور فرمایا۔ وھی الجماعة۔ اور وہ جماعت ہے اب بتاؤ۔ کہ صحابہ کی طرز اخرین منھم لما یلحقوا بھم کا مصداق کونسا گروہ ہے۔ اور جماعت کا اطلاق صحیح معنوں میں آج کل کس فرقہ اسلامی پر ہوتا ہے۔ کیا بغیر امام کے بھی کوئی گروہ جماعت کہلا سکتا ہے۔ مسجد میں بہت سے آدمی انفرادی طور پر نماز پڑھ رہے ہوں۔ گو وہ عبادت ہی کرتے ہوں۔ یہ کوئی نہیں کہیگا کہ جماعت ہو رہی ہے۔ یا جماعت کھڑی ہے۔ اسی طرح کوئی فریق جب تک امام زندہ کی بیعت میں نہ ہوگا۔ اور اُس کی اطاعت کو واجب نہ جانیگا۔ جماعت نہیں کہلائیگا۔ افسوس ہمارے بھائیوں میں بھی یہ فاسد عقیدہ آگیا۔ کہ کسی امیر یا خلیفہ یا امام زندہ کی ضرورت نہیں۔ اب رسول اللہ کو سچا مانیں یا خواجہ صاحب کو۔ جن کے قول پر واقعات بھی غلط ثابت کر رہے ہیں ✽

ہزار در ہزار احمدی

خواجہ صاحب کا دعویٰ ہے۔ کہ ہزار در ہزار احمدی مسئلہ کفر میں ان کے ہم خیال ہیں۔ کیا وہ دو ہزار کی فہرست بھی شایع کرسکتے ہیں۔ اور وہ کون احمدی ہے جو اپنے آقا مسیح موعود اور خلیفة المسیح کے فتوے (دیکھو بدر ۱۹۱۱ء) کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے۔ (مسیح ناصری کا منکر جس فتویٰ کا مستحق ہے۔ یعنی کافر مسیح محمدی کا منکر اس سے بڑھ کر ہے) خلیفة المسیح نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں یہی تحریر فرمایا۔ ان کا اسلام اور ہے۔ ہمارا اسلام اور ہے۔ اس کے بعد اپنے قلم سے کوئی فتویٰ نہیں دیا۔ لاہوری بزرگ تو مولوی محمد علی صاحب کو امیر انجمن بنانے کی تجویزوں میں ہیں۔ مگر خواجہ صاحب اپنے آپکو سمجھتے ہیں ✽

خواجہ صاحب نے ۲۱۔ اپریل کے پیغام میں ملقومات گورداسپور کی خدمات کو اپنی برتری کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ اس کے متعلق یہ امر تو ہم ثابت کرسکتے ہیں کہ خواجہ صاحب کو بہت سا روپیہ دیا گیا۔ اور وہ اس سے انکار نہیں کرسکتے۔ البتہ خدا کے نزدیک جو ان خدمات کی قدر ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

"ایسا نہ ہو۔ کہ تم دل میں تکبر کرو۔ کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ × × × تھوڑے دن ہوئے۔ کہ بمقام گورداسپور مجھ کو الہام ہوا تھا۔ کہ لا الہ الا اللہ فاتخذ نی وکیلا۔ یعنی میں ہی ہوں۔ کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے۔ اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھ۔ جب یہ الہام مجھ کو ہوا۔ تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا۔ اور مجھے خیال آیا۔ کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہیں۔ کہ خدا ان کا نام بھی لے" ✽

ایک صاحب نے ازدام سلسلہ نے حضرت اقدس کے اس شعر پر ایک مضمون لکھا ہے۔ ؎

سب پہ یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مؤدت نہیں رہی

اور جماعت احمدیہ کو اس طرف متوجہ کیا ہے۔ "یہ نہایت پاکیزہ خیال ہے۔ مگر واعظ کے لئے ضروری ہے۔ جو کہے۔ اس پر عمل بھی کرے۔ ایک پیغام ریوڑ سے الگ۔ ہو کر دوسروں کو اتحاد کا وعظ نہیں کر سکتی۔ وحدت کا کیا طریق ہے۔ اعتصام بحبل اللہ۔ نبوت کے بعد خلافت حبل اللہ ہے۔ یہ میرے لفظ نہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول کے ہیں۔ پس پھوٹ کے ذمہ وار وہی ہیں۔ جنھوں نے امیر جماعت کو چھوڑا۔ اور سرے سے خلافت ہی کے منکر ہو گئے۔ محبت و آشتی پیدا ہونے کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ ایک امیر کے حلقہ اطاعت میں آجائیں۔ علاوہ اس کے سب پند و نصائح بیکار ہیں۔ روحانی واعظ باہر جا کر کیا سمجھائیں۔ جب وہ مہمان ہونے کی حالت میں بھی اپنے خوش اخلاق میزبان سے یہ نہیں۔ کہ تمہارا مرشد ..... بندر کی طرح ناچا۔ اور حافظ ...... ریچھ کی طرح اچھلا۔ یاد رکھئے۔ خدا دو مسلمانوں فریق میں سے ایک کا ہو گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود) از عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمانِ تست

ایک بزرگ پیام کے حامی منکر خلافت جو آل مسیح پر تبرا بھیجنا مستحب سمجھتے ہیں۔ الفضل کی سخت کلامی کے شاکی ہیں۔ مگر مثال کوئی نہیں دے سکے۔ البتہ اپنی شیریں کلامی و نرمی کا نمونہ اپنے خط میں مفصل ذیل دیا ہے۔ (۱) تمہارا اخبار الفساد اور تم فسادی (۲) تم ظالم - سیدھی باتیں بگاڑنے والے۔ (۳) دروغ گو را حافظہ نہ باشد۔ (۴) جھوٹ بولکر صادق کو کاذب ٹھہرانے والے (۵) اگر تم کو ذرا بھی مسیح موعود پر ایمان ہوتا۔ تو...... (۶) تمہارا قیام دار الامان میں پیٹ کے لئے ہے۔ (۷) عورتوں کی طرح نوحہ خوانی کرتے ہو۔ (۸) کشتیہ بکر بجانے والے۔ (۹) خدا سے نہیں شرماتے۔ تو لوگوں سے شرماؤ۔ (۱۰) کل نذرانے خروج ملاقات چندے۔ تحائف بیج سفر وغیرہ وغیرہ لاہوریوں کو واپس بھیجو۔ (بہت اچھا صاحب! آپ حساب کرا کے بل بھیجدیں۔ اور پہلے دادا کا حساب بیباق کرا لو!) (۱۱) بند کوٹھڑی میں میز پر بیٹھے ہوئے بک دیتے ہو۔ (۱۲) خلیفہ کٹھ پتلی ہے۔ (۱۳) چال و چلن ٹھیک کرو۔

ہم اپنے بھائی کا شکریہ ادا کرتے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مگر اس نرمی کا الفضل میں تتبع نہیں کر سکتے۔

۱۸ - اپریل کے الفضل میں درس قرآن مجید کے صفحہ ۱۰ پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کی تفسیر فرمادی ہے۔ آپ نے اس میں بتایا ہے۔ کہ "دنیا میں جس قدر پاک نام ہیں۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں" اور "آپ محمد بھی تھے اور احمد بھی"

پس ان بینات کے ہوتے ہوئے پھر یہ مشہور کرنا کہ اس آیت کا مصداق آپ مطلقاً نبی کریم صلعم کو نہیں سمجھتے ایک افتراء ہے۔ البتہ جیسا کہ تمام مفسرین نے بھی لکھا ہے۔ کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ زمانہ مسیح موعود کے متعلق ہے۔ اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔ کہ پیشگوئی مسیح کے لئے ہے۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالۂ اوہام میں یہی لکھا ہے۔

دیکھو صفحہ ۶۷۳ ایڈیشن اول۔

[illegible]

وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد جلالی نام ہے۔ اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسٰے اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔

پس اس کے بعد اگر کوئی احمدی حضرت صاحبزادہ صاحب کی تشریح پر اعتراض کریگا۔ تو اس اعتراض کا پہلا نشانہ (یاد رکھو کہ) مسیح موعود ہیں۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

قطعہ

یا امیر المومنین فضل الٰہی بر تو باد
در دو عالم کامراں باشی و باشی با مراد

شادی مولود مسعود بالطاف خدا
تا ابد فرخ مبارک باد با صد ازدیاد

باشد او اندر دو عالم ارجمند اقبال مند
خادم و شیدائے دین احمد فرد العباد

از سر دل مصرع سال ولادت گفتمش
پیشوائے مقتدائے خلق نیک اطوار باد

خاکسار تصور حسین مہاجر دعاگو طالب دعائے خیر

(۲) (الف) وہ رحمت کا نشان لڑکا۔ (ب) رحمت کا نشان پسر ۱۳۳۲ (ج) غلام مبارک ذکی۔ ۱۳۳۲ ۱۳۳۲

(محمد اسمٰعیل مدرس مدرسہ احمدیہ)

پیغام ۱۰ - مئی میں لکھا ہے۔

بیعت اطاعت روحانی رنگ میں لینے کا حق تو ان کو (صاحبزادہ صاحب کو) صرف اسی صورت میں تھا۔ کہ وہ الہام الٰہی و مکالمہ الٰہی سے کھڑے کئے جاتے۔ اس لئے روحانی طور پر بیعت لینے کا ان کو حق حاصل نہیں۔

(۲) ہم احمدی روحانی بیعت مسیح موعود کی اور جسمانی اطاعت ملک معظم کی کرنے کے بعد اور کسی کی بیعت کرنے کی ضرورت نہیں دیکھتے۔

۳ - ایک احمدی کو ہرگز کسی احمدی کی بیعت کی ضرورت نہیں۔ جو مامور من اللہ نہ ہو۔

۴ - کن دلائل و وجوہات سے وہ بیعت جو مسیح موعود کے ہاتھ پر کی فاسق و فاسد ہو گئی۔

جواب میں صرف یہی کہنا کافی ہے۔ کہ کیا حضرت مولوی نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح) مامور تھے؟ الہام الٰہی سے کھڑے ہوئے تھے؟ یا انھوں نے حاکم وقت گورنمنٹ کی طرح ہونیکا اعلان کیا تہا۔ ان کی بیعت آپ نے نہ ایک دفعہ بلکہ کئی بار کن دلائل سے کی تہی۔ اور بیعت تو بر دبیعت اطاعت جو مسیح موعود کے ہاتھ پر کی ہتی اُسے ناقص کہا تھا جس کی تکمیل اس کے بدوں نہیں ہو سکتی تہی۔ اور صحابہ کرام نے نبی کریم کے ہاتھ پر بیعت کر کے پھر کیوں ابو بکر و عمر و عثمان و علی کے ہاتھوں پر بیعت کی۔ توبہ کی اور اطاعت کی ہر مسلم کو مرتے دم تک ضرورت ہے۔ اور یہ عہد جتنی بار کیا جائے۔ از بس مفید۔ شاخ غرور کو کسی تیشے کی ضرورت ہے۔ ریوڑ کو چرواہے کی۔ فتدبروا۔ ہاں یہ بھی بتا دیجئے۔ کہ انجمن مامور ہے۔ جو اس کو مطاع مانا جائے ؟؟؟

کہتے ہیں۔ کہ ابھی اتنی جلدی کیا ہے۔ کئی سو سال کے بعد بہی ہو سکتا ہے۔ حالانکہ پسر موعود کے متعلق ۹ سال کے اندر پیدا ہونے کی صراحت ہے۔ عمر بن الخطاب نبی نہ تھے۔ دوم انھوں نے اولاد میں سے ایک شخص فرمایا۔ سوم مدت کی تعین نہیں کی۔ چہارم۔ یہاں تو امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اب نسل انسانی کوئی کامل فرزند پیدا نہ کرے گی بجز ان بیٹوں کے جو میری حیات میں پیدا ہو چکے ہیں۔ (ملاحظہ تریاق القلوب)

پنجم جب نشانات موجود ہیں۔ واقعات معاون۔ تو پھر کیوں نہ مانیں؟

چین سے ایک شہادت

آج واقعہ ۱۱۔ فروری ہے۔ اسوقت صبح کے پونے چار بجے ہیں۔ کہ میں اُٹھ کر اس خواب کو لکھ رہا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ شب قدر ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسے کہ پہلے ہر سال میں ایک دفعہ آسمان پر جایا کرتے تھے۔ آسمان پر جانا ہے۔ تھوڑی دیر تک ہم انتظار کر رہے تھے۔ کہ حضرت صاحب ایک تار ہے اُس کو پکڑ کر آسمان پر چلے گئے ہیں۔ اور تار کا دوسرا سرا زمین پر ہے۔ اوپر تک تار ہمیں نظر آتی ہے۔ اور حضرت صاحب کا وجود نظر نہیں آتا۔ یعنی آسمان کے کنگرے پر ہیں۔ پہلے تو وہ تار زمین پر ڈھیلی تھی پھر کسی نے ہاتھ لگا دیا۔ اور فوراً اوپر کھینچی گئی۔ ہمارے سرہانے سے اوپر اونچائی میں ایک دیوار کے ساتھ اس کا نیچے کا سرا بندھا ہوا ہے۔ میں نیچے ہوں۔ اور حضرت ام المومنین اور قریباً دس یا بارہ مرد اور عورتیں اور ہیں۔ میں سخت روتا ہوں حضرت صاحب کے فراق میں۔ اور دعائیں کرتا ہوں۔ کہ اللہ خیریت سے لائے۔ اور ہم سب آسمان کیطرف دیکھتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد کسی نے کہا۔ کہ شخص ظاہر ہوا۔ سب سے پہلے میں نیچے کھڑا ہوگیا۔ حضرت صاحب ایک لفٹ میں نیچے اُترے۔۔ (یعنی قدرت ثانی) میں نے اُترتے ہی پہلے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔ حضرت صاحب نے ہاتھ بڑھایا۔ میں نے چوما۔ آنکھوں سے لگایا۔ اور اپنے بدن پر ملا۔ حضرت صاحب جلدی سے اندر تشریف لے گئے۔ اور بیٹھ گئے۔ اور میں پاؤں دبانے لگا۔ حضرت ام المومنین نے چھوٹے بچوں کو سامنے کیا۔ اور باتیں کرنے لگے۔ میری آنکھ کھل گئی۔

میری طرف سے ان صاحبان کی خدمت میں اپنے بغیر الفضل کے ذریعہ اگر کوئی وجہ مانع نہو۔ تو مندرجہ ذیل سوال بجواب طلب پیش فرماویں۔ سوال یہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے یہ کلمہ۔ کہ "خلیفہ خدا بناتا ہے۔ کسی انسان کا کام نہیں۔ میں نے درس میں کم سے کم پچاس دفعہ سنا ہے۔ کیا آپکا یہ فرمانا غلط تھا یا صحیح؟ اگر صحیح تھا۔ تو منکرین خلافت کو چاہئے۔ کہ فوراً خلیفہ ثانی کی بیعت سے مشرف ہوں۔ کیونکہ جب خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے۔ اور خلیفہ مقرر ہو ہی چکا۔ تو کسی کا بالکل کوئی حق نہیں۔ کہ خدا کے ساتھ جھگڑا کرے۔ اگر کریگا۔ تو ہلاک ہوگا اگر خلیفہ اول کا یہ فرمانا غلط تھا۔ تو اپنے اخباروں یا اشتہاروں کے ذریعہ عام اطلاع دیدیں۔ تاکہ ہر ایک منصف اس پر غور کرے۔ والسلام

(خاکسار غلام مجتبیٰ از ہانگ کانگ (چین))

کشف

دیکھا۔ میں اپنی کوٹھڑی میں جہاں ہم دعائیں کیا کرتے ہیں۔ بیٹھا ہوں۔ ایک سرکاری جو ملازم چپڑاسی معلوم ہوتا ہے۔ آیا۔ اور السلام علیکم کہکر ہمارے پاس بیٹھ گیا۔ اُس کے پاس ایک تھیلا ہے۔ اُس میں سے اُس نے ایک اخبار نکالا ہے۔ اور اُس اخبار کا نام زمیندار ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ پرچہ گورنمنٹ کی طرف سے ہمیشہ نکلا کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ کے جو مشیر ہیں۔ اُن کو صرف پڑھنے کو ملتا ہے اُس چپڑاسی نے وہ پرچہ مجھ کو دیا ہے کہ یہ پڑھ لو! اور پڑھ کر مجھ کو واپس دیدو۔ اُس میں دعائیں لکھی ہوئی ہیں۔ ایک اُس میں یہ دعا ہے۔ انی جاعلک للناس اماما۔ پھر میں نے جب صفحہ نمبر ۲ پر دیکھا۔ تو تیسرے کالم میں زیر سرخی "مسجد ووکنگ" یہ لکھا ہوا پایا۔ کہ آئندہ جو لوگ مجھ کو چھپا کر اشاعت اسلام کریں گے۔ وہ تباہ کردئے جاویں گے۔ اور یہ مضمون حضرت مسیح موعودؑ کا ہے۔ اور اسوقت تفہیم یہ ہوئی کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ زندہ ہیں۔ میں نے خیال کیا۔ کہ یہ خبر لکھ کر آپ کو شائع کروں۔ مگر اُس وقت کشف میں تفہیم ہوئی۔ کہ یہ اخبار آپ کو بھی جاتا ہے۔ قاضی حبیب اللہ لاہور

کچھ اپنی بہنوں کی خدمت میں!!

پیاری عزیز بہنو! آپ لوگ قادیان سے دور ہیں۔ مگر جو بہنیں اخبار بین ہیں۔ ان کو تو کچھ نہ کچھ معلوم ہو رہتا ہے کہ قادیان شریف میں کیا ہو رہا ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار میں اپنی بہنوں کو کچھ لکھتی ہوں۔ تاکہ وہ بھی ثواب میں حصہ لیں پیاری بہنو! قادیان کی غریب بیویاں ہیں۔ نہ یہاں اُن کا وطن نہ پاس دولت نہ مال نہ پاس خویش و قبیلہ نہ وہ زیورات کی شائق نہ بیہودہ رسموں کی دلدادہ نہ نت فیشن نئے بنانے والیاں۔ بیچاری اپنے خاوندوں کی خدمتگزار اور دین پر قربان ہو جانے والیاں۔ (؟) اُسپر شکر گزار۔ ان کی بچیوں کا زیور وغیرہ بھی کچھ نہیں۔ بیگانے تنگ و تاریک مکانوں میں انھوں نے اپنا بسیرا کر رکھا ہے۔ جن بہنوں نے یہاں کے اخراجات کا اندازہ کیا ہو۔ وہ جانتی ہیں۔ کہ یہاں ہر ایک چیز لاہور امرتسر کی نسبت بیحد مہنگی ملتی ہے۔ تو جن غریب لوگوں کی قلیل تنخواہیں ہیں۔ (جو قادیان میں اکثر شریف لوگ بڑی تنخواہیں چھوڑ کر قلیل تنخواہوں پر محض بہ نیت ثواب کام کرتے ہیں) ان کا گذارہ بمشکل ہوتا ہے۔ مگر پیاری بہنو! غالباً آپ حیران ہونگی۔ کہ اس غریب جماعت کی قادیانی بہنوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب خلیفۃ المسیح کی اپیل (دعوت الی الخیر) کرنے پر اپنے مالوں اپنے زیوروں سے قربانی کر کے ثواب حاصل کیا۔ یہاں تک کہ ہمارے سکول کی چھوٹی بچیوں نے بھی ایک ایک پیسہ بخوشی دیدیا۔ چنانچہ اس غریب جماعت مہاجرین کے قریباً پچاس روپیہ اور کچھ زیور تو فوراً تحریک کرتے ہی وصول ہو گئے۔ اور کوئی دو ڈیڑھ سو کے وعدے ہیں۔ امید ہے کہ سال بھر تک انشاء اللہ بہت روپیہ جمع ہوگا۔ جو اشاعت اسلام پر خرچ ہوگا۔ فی الحال یہ سب روپیہ وصول شدہ حضرت ام المومنین کے پاس امانت رکھدیا گیا ہے۔ اور حساب و کتاب باقاعدہ درج رجسٹر ہوتا رہیگا۔ جو صاحبزادہ صاحب امیر المومنین ملاحظہ فرمایا کریں گے۔ اس بارہ میں ہم کو اپنی پرجوش بہن مراد خاتون اہلیہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب کا ممنون احسان ہونا چاہئے۔ جن کے دل میں درد اسلامی ہے اور خاص جوش چندہ کی فراہمی میں ان کا خاص حصہ ہے۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔ اب میں چاہتی ہوں۔ کہ ہماری باہر والی نیک شریف خواتین بھی اسمیں پرجوش حصہ لیں۔ پیاری بہنو! یہ وقت قربانیوں کا ہے۔ اپنے مالوں سے امداد دو۔ تا صحابہ کرام کی مجالس میں جگہ پانے کے لائق ہو جاؤ۔ اگر ایک آنہ ماہوار بھی دیدو۔ تو سال بھر میں ۱۲ بارہ آنے بن سکتے ہیں چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی خوشی سے منظور ہوگی۔

اپنے زیور کپڑا سے مدد دیکر ثواب حاصل کر سکتی ہو۔ سو اس میری مختصر تحریر کو دیکھ کر جو ہماری پڑھی ہوئی بہنیں ہیں وہ دوسری ان پڑھ بہنوں میں تحریک کریں۔ اور آٹھا ہی جمع کر کے اس ثواب میں داخل ہوں۔ باہر سے چندہ باقاعدہ یا تو حضرت صاحبزادہ صاحب کے نام آنا چاہئے۔

یا اہلیہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام پر تا پھر میرے نام ہی۔ مگر میں تو اس بھاری ذمہ واری کو اپنے سر لینا نہیں چاہتی۔ رسید باقاعدہ دیجائیگی۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب سے یاد دلا کر دعا بھی کرائی جائیگی۔

ہماری بہنیں جلدی اس ثواب دارین میں داخل ہوں۔ علی اللہ توکلنا نعم المولیٰ و نعم النصیر۔ والسلام

بہنوں کی خیر خواہ سکینۃ النساء

(از قادیان شریف)